صبر و شکر اور ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: اسلامی تعلیمات میں صبر کی ترغیب کیوں دی گئی ہے؟

جواب: صبر کا لغوی معنیٰ:

صبر کا لغوی معنیٰ روکنا اور برداشت کرنا ہے

صبر کا اصطلاحی معنیٰ:

روز مرہ زندگی میں پریشانی تکلیف اور ناخوشگوار حالات میں ثابت قدم رہتے ہوئے ہمت سے کام لینا اپنے رب پر بھروسہ کرنا صبر کہلاتا ہے۔

صبر کے متعلق اسلامی تعلیمات:

صبر بندہ مومن کی خاص نشانی جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے پسند فرمایا ہے اور پھر صبر کرنے والوں کے لیے پسند فرمایا ہے اور پھر صبر کرنے والوں کے لئے طرح طرح کی خوشخبریاں بھی رکھی ہیں جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے "صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا اور دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" ایک اور جگہ یوں ارشاد ہے اور اپنے رب کیلئے صبر کر۔"

ایک مسلمان کو جب کسی دکھ، تکلیف یا پریشانی کا سامنا کرنا پڑے تو اُسے سوچنا چاہیے کہ یہ میری آزمائش ہے اسے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا مجھے اِس موقع پر بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنی چاہیے اور اگر ایسے مواقع پر صبر کا دامن تھامے رکھا تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہترین اجر کی امید ہے اور اِس کے ساتھ ساتھ اطمینان و ثابت قدمی

کے ساتھ سخت و مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو گی اور پھر اللہ تعالیٰ ہر پریشانی اور گھبراہٹ سے نجات دلائے گا۔

اجتماعی زندگی میں صبر کے فوائد:

صبر کے متعلق اسلامی تعلیمات یہ بھی ہیں کہ صبر کے بے شمار فوائد بھی رکھے ہیں اور مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں صبر کے بے حد مفید نتائج بھی سامنے آتے ہیں کہ قوموں پر جب کوئی مصیبت یا آفت آجائے تو اُس کا مقابلہ صرف اور صرف صبر ہی سے کیا جا سکتا ہے اگر ایسے حالات میں بے صبری افراتفری، بد نظمی، مایوسی اور بے عملی کا مظاہرہ کیا جائے تو قومیں اکثر تباہ و برباد ہو جایا کرتی ہیں اور ایسی قومیں آزمائش میں پورا اترنے کی صلاحیت نہیں رکھتیں اور عالمی برادری میں اُن کا کوئی مقام و مرتبہ نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت انہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کا دامن ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

دنیاو آخرت کی کامیابی:

چونکہ انسانی زندگی میں تنگی اور خوشحالی اور غم و خوشیاں بدل بدل کر آتے رہے ہیں اِس لئے صبر کرنے والے ہی حقیقی طور پر زندگی کا لطف اٹھا سکتے ہیں جبکہ بے صبری کا مظاہرہ کرنے والے زندگی کی مشکلات سے تنگ آکر زندگی سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ صبر سے انسان میں عزم، حوصلہ اور اعتماد بڑھتا ہے۔ صبر کو کامیابی کنجی قرار دیا گیا ہے۔ صبر میں اللہ تعالیٰ کی محبت پوشیدہ ہے۔ صبر کا دنیاوی اجر کامیابی اور اُخروی اجر اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے۔

سوال نمبر 2: قرآن وسنت میں شکر کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: شکر کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ شکر کی مستحق ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جائے، اس کی عنایات کا اعتراف کیا جائے اور اسکے احسانات پر سجدہ شکر ادا کیا جائے۔

قرآن وسنت کی روشنی میں شکر کی اہمیت:

قرآن کریم میں شکر کے متعلق بہت تاکید کی گئی ہے اور فراخی وفراوانی انہیں لوگوں کا مقدر قرار دی گئی ہے جو شکر گزاری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا:۔

لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۖ (ابراہیم: 7)

ترجمہ: اگر شکر ادا کرو گے تو تمہیں اور دیا جائے گا۔

شکر کی اہمیت کا اندازہ حضور نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد سے بھی ہوتا ہے:۔

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللهَ۔ (جامع ترمذی)

ترجمہ: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں۔

سوال نمبر 3: شکر کے لغوی معنیٰ کیا ہیں نیز شکر ادا کرنے کے طریقے بتایئے؟

جواب: شکر کے لغوی معنیٰ:

شکر کے لغوی معنیٰ ہیں کہ کسی کے احسان وعنایت پر اسکی تعریف کرنا، اس کا شکریہ ادا کرنا، اس کا احسان ماننا اور زبان سے اس کا کھل کر اظہار کرنا۔ ان عنایات واحسانات کے اعتراف کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ شکر کی مستحق ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جائے، اس کی عنایات کا اعتراف کیا جائے اور اسکے احسانات پر سجدہ شکر ادا کیا جائے۔

شکر کے طریقے:

شکر کرنے کے تین طریقے ہیں۔

(۱) زبان سے کلمات تشکر ادا کرنا۔

(۲) دل میں اللہ کی عظمت اور اپنی اطاعت و بندگی کا احساس۔

(۳) اپنے عمل سے اللہ کے احکام کی بجا آوری اور اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا۔

سوال نمبر4: قرآن پاک میں صبر کرنے والوں کو کیا بشارت دی گئی ہے؟

جواب: صبر کرنے والوں کیلئے بشارت:

صبر بندہ مومن کی خاص نشانی جسے اللہ تعالی نے اپنے بندوں کے لیے پسند فرمایا ہے۔ صبر کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کی خوشخبریاں بھی رکھی ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے:۔

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (الأنفال:46)

ترجمہ: اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ کو صبر کرنے کا حکم دیا، فرمایا:۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ (الطور:48)

ترجمہ: پس آپ اپنے رب کے حکم سے صبر کیجئے۔

حضرت ایوبؑ نے صبر کا اعلیٰ مظاہرہ کیا لہٰذا حضرت ایوبؑ کو اللہ تعالیٰ نے ان کے صبر و استقامت کی بنا پر " نِعْمَ الْعَبْدُ " یعنی بہت اچھا بندہ قرار دیا۔

قرآن کریم کی سورۃ احقاف آیت نمبر 35 میں صبر کو اللہ تعالیٰ نے بڑے حوصلے والے رسولوں کی سنت قرار دیا ہے۔

دنیا اور آخرت میں حقیقی کامیابی کی خوشخبری کے حق دار وہی افراد ہیں جو صبر اختیار کریں۔ چنانچہ فرمایا:۔